

## پارلیمنٹ کو قانون سازی کا حق ہے

آئین میں درج ہے کہ پارلیمنٹ، قانون سازی کا سب سے محترم ادارہ ہے۔ اس آئینی اختیار کو کوئی بھی ادارہ کمیا ختم نہیں کر سکتا۔ پر یہ کوئی بھی نہیں۔ عدیہ صرف کسی بھی قانون کی آئین کے مطابق تحریج کر سکتی ہے اور اس سے آگے عدیہ کی حدود بھی ختم ہو جاتی ہے۔ قانون سازی کا یہ مقدس کام صرف اور صرف عوامی نمائندوں کو حاصل ہے۔ کہ وہ اس ملک کے بائیس کروڑ عوام کے لئے کس طرح کا ضابطہ تخلیق کرتے ہیں۔ قوی ایسی ملکی کا ہر رکن ایکشن کی مشکل ترین چیز سے کشید ہو کر اس کری پر بیٹھتا ہے جو ہمیں اکثر مختلف ہنگام میں دیکھنے کو ملتی ہے۔ قصہ کوتاہیہ کہ پارلیمنٹ واحد ادارہ ہے جس کی جڑیں عوامی امنگوں سے مسلک ہوتی ہیں۔ اگر کوئی بھی ممبر عوام سے رابطے میں کمزوری دکھائے تو اگلے ایکشن میں اس کی "کھیاکھڑی" کر دی جاتی ہے۔ مگر سب سے عجیب بات یہ ہے کہ وہ ادارہ یا وہ ممبران جنہیں ہم چن کر ایسی میں بھجواتے ہیں، ان پر ہر لمحہ تنقید جاری رہتی ہے۔ جائز تنقید کی تو خیر ہے۔ مگر ناجائز تنقید ہمارے اکثر خاص و عام کارویہ رہتا ہے۔ لکھتے ہوئے بھی تکلیف ہو رہی ہے کہ سندھ سے تعلق رکھنے والے ایک صحافی نے ایک پارلیمانی سیاسی جماعت کے ممبران کو پالتو جانوروں سے تشبیہ دے دی۔ ان کی ٹویٹ کے جواب میں طالب علم نے یہ عرض کی کہ اپنے خیالات سے متعلق نہ ہونے والے ممبران کو گالی دینے کا کوئی حق نہیں لیکن اس کا جواب نہیں دیا گیا۔ شائستگی اور توازن سے سیاسی تنقیدی اصل جوہر ہے۔ بات کہاں سے کہاں نکل گئی۔ گزارش پارلیمنٹ کی آئینی بالادستی کی ہو رہی تھی۔

زمینی حقائق پر نظر ذات ہوں تو پارلیمنٹ سب سے نجیف اور ضعیف اورہ نظر آتا ہے۔ پارلیمنٹ کے اندر سیاسی خلفشار کی موجودگی تو بالکل ہے۔ مگر اس سب سے محترم آئینی ادارے کو اونی ثابت کرنے کی کوشش کرناورست نہیں ہے۔ دنیا میں کسی جمہوری ملک کی پارلیمنٹ ایسی نہیں، جہاں لفظی جھڑپیں، سیاسی عداوت اور بھی کبھار ہاتھ پاپائی تک نوبت نہ آن پائے۔ ہندوستان، ساؤ تھ کوریا اور متعدد ملکوں میں ارکان ایسی ملکی ایک دوسرے سے بھڑتے نظر آتے ہیں۔ مگر کیا اس کا یہ مطلب ہے کہ پارلیمنٹ کے آئینی اختیار میں کوئی کمی کر دی جائے۔ ہرگز نہیں۔ یہ سب کچھ ایسی کے اندر کے مسائل ہیں۔ ان سے متفہم کی بالادستی پر کوئی فرق نہیں پڑتا۔ یہی وہ نکتہ ہے جسے نظر انداز کیا جا رہا ہے۔ حکومتی پارٹی نے ایکٹرانک و ونگ پر قانون سازی کی جائز کوشش کی۔ یہ حکومت کا بنیادی حق ہے مگر ایکشن کمیشن کی طرف سے جو بیان سامنے آیا، وہ درست نظر نہیں آتا۔ اس بیان کا پہلا نکتہ یہ کہ ایسی میں مشین کے ذریعے قانون سازی، آئین کی چند شقتوں سے متصادم ہے۔ اسی طرح تاریخی وطن کو دوست کا حق دینے پر ایکشن کمیشن نے کڑی تنقید کی۔ ایکشن ریفارم بل کے چھیس نکات کے پارے میں ابہام پیدا ہوا ہے۔ یہ سب کچھ ایک رپورٹ کی صورت میں موجود ہے۔ ایک اعتراض یہ بھی ہے، "ایکشن کمیشن کے اختیارات کو کم کرنے کی کوشش کی جادہ ہی ہے اور نادرا کو اس کے چند اختیارات دینے کی کوشش سامنے آئی ہے۔" یہ وہ اصل بات ہے جس کی وجہ سے ایکشن کمیشن کو اعتراض کرنا پڑا ہے۔

میرے اونی علم کے مطابق ایکٹرانک و ونگ یا تارکین وطن کو دوست دینے کے فیصلے کا اختیار پارلیمنٹ کے پاس ہے۔ ایکشن کمیشن پاکستان میں ایکشن کا نگہبان ہے، دوسری جانب یہ بھی حقیقت ہے کہ 1977ء سے لے کر آج تک ہر جزو ایکشن کے نتائج متنازع ہی رہے ہیں۔ کوئی ایک ایسا چنانچہ نہیں، جس میں دھاندی کا شورنہ مچا ہو۔ ایک ایکشن کمیشن نہیں کروایا جاسکا، جس پر تمام فریقین نے اطمانت کا اظہار کیا ہو۔ دراصل ایکشن کمیشن اپنے بنیادی کام یعنی غیر جانبدار اور شفاف ایکشن کرانے کی استطاعت نہیں رکھتا ہے۔ اب یہ ریٹائرڈ سرکاری افسروں کی وہ پناہ گاہ بن چکی ہے، جہاں بھاری تنخواہ اور مراعات تو موجود ہیں لیکن کام نہیں ہے۔ بہت سے حقائق جانتا ہوں۔ ماضی میں ایکشن کمیشن ایک معزز ممبر کی صاحبزادی کو ایک "پرکشش پوسٹنگ" دی گئی تھی۔ ایک سابق ممبر کے داماد کو بیرون ملک پوسٹنگ "عطائی گئی تھی۔ اگر یقین نہیں تو آپ میری دونوں گزارشات کی خود تصدیق فرماسکتے ہیں۔ مجھے ایکشن کمیشن کے کمزور یا مضبوط کردار سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ میرا مقصد تو قومی ایسی ملکی کے آئینی اختیار کی بات کرنے کی حد تک ہے۔ ایکشن کمیشن کی طرف سے یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس نے قومی ایسی ملکی کی ترمیم پر تحریک پارٹی کی رپورٹ حاصل کی ہے۔ اس رپورٹ میں درج ہے کہ ترمیمی بل کی کمی شقیں آئین سے متصادم ہیں۔ کیا متفہم کے فیصلوں کے پر کوئی ادارہ تحریک پارٹی رپورٹ حاصل کرنے کا مجاز ہے؟ میرا خیال ہے کہ پارلیمنٹ کو قانون سازی اور آئین میں ترمیم کرنے کا اختیار حاصل ہے۔ اصل معاملہ اختیارات کا ہے۔ کوئی بھی ترمیم جو کسی ادارے کے اختیارات بڑھادے، وہ خوشی سے تسلیم کر لی جائے گی۔ بہر حال میں تو ایکٹرانک و ونگ اور تارکین وطن کو دوست کا حق دینے کا حامی ہوں۔ یہ تو کوئی اعتراض نہ ہوا کہ ہمارا اختیار لے کر نادرا کو دیا جا رہا ہے۔ طالب علم کی نظر میں جوہری نکتہ صرف ایک ہے۔ قوی ایسی ملکی کے قانون سازی کے اختیار کو کوئی دوسری ادارہ کمیا ختم نہیں کر سکتا!